احمد نجیب زادے

قادیانیوں کو مسلمان قرار دلانے کے لیے برطانیہ میں آن لائن مہم ناکام

پاکستان میں قادیانیوں کو مسلمان قرار دلوانے کے کے لیے برطانیہ میں شروع کی جانے والی آن لائن مہم ناکام ہوگئی۔ایک ہفتے میں صرف سات ہزار افراد نے پٹیشن سائن کی ہے۔اس پٹیشن میں برطانیہ میں مقیم قادیانیوں کی جانب سے برطانوی وزیراعظم ڈیوڈ کیمرون سے مطالبہ کیا گیا ہے کہ اگر پاکستان میں قانون توہین رسالت اور حدود قوانین تبدیل نہیں کیے جاتے تو پاکستان سے تعلقات پر نظر ثانی کی جائے۔قادیانی جماعت کے ترجمان جریدے ''احمدیہ ٹائمز'' نے انکشاف کیا ہے کہ قادیانی جماعت کو پورے برطانیہ میں ایک '' آن لائن پٹیشن'' کی حمایت کے لیے پیغامات ارسال کیے گئے ہیں اور مرزا مسرور قادیانی کی جانب سے ہر قادیانی باشندے سے کہا گیا ہے کہ وہ www.stopthepersecution.org پر کم از کم پانچ برطانوی یا یورپی باشندوں کو اس بات پر آمادہ کرے کہ وہ اپنے کمپیوٹر یا لیپ ٹاپ کی مدد سے آن لائن ہو کر اس آن لائن پٹیشن کی حمایت کرے، جو وزیراعظم کیمرون کو ارسال کی جا رہی ہے۔تاہم دلچسپ امر یہ ہے کہ ایک ہفتے سے جاری اس اس مہم میں قادیانی جماعت اور مرزا مسرور احمد کی کوششوں کے باوجود محض ۷۴۰۸ لوگوں نے پٹیشن سائن کی ہے۔جس سے اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ قادیانی جماعت کی عالمی مہم بری طرح ناکام ہوگئی ہے۔''اسٹاپ دی پراسکیوشن'' نامی اس ویب سائٹ پر قانون توہین رسالت پر تنقید کی گئی ہے کہ پاکستان میں قادیانیوں کے خلاف قانون سازی اور سزاؤں کے اطلاق میں ان دونوں رہنماؤں نے اہم کردار ادا کیا ہے، جس کو عالمی سطح پر منظم کوششوں کے ذریعے ختم کیا جانا چاہیے۔آن لائن پٹیشن میں یہ ہرزہ سرائی بھی کی گئی ہے کہ پاکستان میں نافذ قانون توہین رسالت اور قادیانی مخالف دیگر قوانین سے نا صرف قادیانی اور احمدی جماعت پریشان ہے بلکہ اس کی زد میں شیعہ، ہندو اور عیسائی بھی آرہے ہیں اور ان کے خلاف کارروائیوں کے نتیجے میں لاکھوں افراد خوف کے عالم میں زندگی بسر کر رہے ہیں اور ہزاروں قادیانی، شیعہ، ہندو اور عیسائی باشندے پاکستان چھوڑنے پر مجبور ہو گئے ہیں۔ برطانوی وزیر اعظم ڈیوڈ کیمرون کو ارسال کی جانی والی آن لائن پٹیشن میں ان سے مزید کہا گیا ہے کہ وہ اپنا کردار ادا کریں گے تو پاکستان میں اقلیتوں کے خلاف معاندانہ اقدامات میں کمی آجائے گی۔ کیوں کہ اقلیتوں اور بالخصوص قادیانیوں کے خلاف کارروائیوں کا کوئی ملزم پاکستان میں سزا نہیں پا سکا ہے۔اس لیے وزیراعظم ڈیوڈ کیمرون پاکستان کے دوست ہونے کے ناتے پاکستانی حکومت کے سامنے یہ معاملہ اٹھائیں اور ان سے کہیں کہ قانون توہین رسالت اور قادیانیوں کو غیر مسلم قرار

دینے والے دیگر قوانین منسوخ کر دیے جائیں، جو قادیانیوں کے حلاف تشدد اور قتل جیسی وارداتوں کا جواز فراہم کرتے ہیں۔ جماعت احمدیہ کی آن لائن پٹیشن میں سابق صدر پاکستان جنرل ضیاء الحق کو قادیانیوں کے خلاف کارروائیوں کا براہِ راست ذمہ دار ٹھہرایا گیا ہے۔

قادیانی بھونپو ''احمدیہ ٹائمز'' کا دعویٰ ہے کہ ۳۰ سال پہلے جنرل ضیاء الحق نے ایک آرڈیننس کی مدد سے قادیانیوں کو خود کو مسلمان ظاہر کرنے اور اپنے عبادت گاہوں پر کلمہ لکھنے سے بزور روک دیا تھا۔ برطانوی وزیر اعظم کو ارسال کی جانے والی آن لائن پٹیشن میں قادیانیوں نے امریکی حکام اور ''یو ایس کمیشن آف انٹرنیشنل ریلیجیس فریڈم'' کی سالانہ رپورٹ ۲۰۱۴ء کا بھی حوالہ دیا ہے، جس میں امریکیوں نے قادیانیوں کی پاکستان میں حالت زار کا رونا روتے ہوئے لکھا ہے کہ پاکستان میں قادیانیوں کو مذہب کے نام پر قتل کیا جا رہا ہے۔ ان کی عبادت گاہوں (رپورٹ میں مسجد لکھا ہے) اور میناروں پر قرآنی آیات کو مٹایا جا رہا ہے، ان کے قبرستانوں کو مسمار کیا جا رہا ہے اور ان کو انتخابات میں ووٹ دینے کے حق سے بھی محروم کیا جا رہا ہے۔ واضح رہے کہ برطانوی پارلیمنٹ میں ۲۰۱۱ء میں بھی قادیانیوں کی ایک مہم کے نتیجے میں پاکستان میں قادیانیوں کو تحفظ فراہم کرنے کے حوالے سے ایک گرم گرم بحث ہو چکی ہے۔ لیکن دلچسپ امر یہ ہے کہ قادیانیوں کی تمام تر کوششوں کے باوجود ان کی یہ مہم ناکامی کا شکار ہوئی تھی۔ تاہم اب ۲۰۱۴ء میں ایک بار پھر قادیانیوں نے پاکستان میں قانون توہین رسالت اور قادیانی مخالف دیگر قوانین ختم کرانے کے لیے نئی کوششوں کا آغاز برطانیہ اور امریکہ میں ساتھ کیا ہے، لیکن ابتدا میں ہی قادیانیوں کو عوامی حمایت کے حوالے سے ناکامی کا سامنا ہے۔ قادیانی جریدے کا دعویٰ ہے کہ قادیانیوں کی اس عالمی تحریک میں ایمنسٹی انٹرنیشنل کے ایشیا پسیفک ڈائریکٹر سام ظریفی، برطانیہ سے تعلق رکھنے والے انٹرنیشنل ہیومن رائٹس کے متحرک رکن لارڈ ایرک ایوابری، برطانوی وزیر اعظم ڈیوڈ کیمرون، ڈپٹی پرائم منسٹر نک کلیگ اور برطانوی ممبر پارلیمان چارلس ٹینوک شامل ہیں اور ان حضرات نے stopthepersecution پر قادیانیوں کی حمایت اور پاکستان میں شرعی قوانین کی مخالفت میں اپنے جذبات کا اظہار کیا ہے۔ بطور ثبوت ملاحظہ کیجیے:

http:stopthepersecution.org/publications

(روزنامہ ''اُمت'' ۹ مئی ۲۰۱۴ء)